1965_3_300_306

# 3 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپورٹس 1965

عبدل کریم خان اور دیگران

بنام

میونسپل کمیٹی، رائے پور

8 مارچ 1965

پی۔بی۔گجیندرگڈکر، سی۔جے۔راگھوبردیال اور وی۔راماسوامی، جسٹسز

مدھیہ پردیش پبلک ٹرسٹس ایکٹ (30 آف 1951)-رجسٹرار کی طرف سے اندراج کہ جائیداد پبلک ٹرسٹ کی ہے-اگر حقیقی مالک کے خلاف فیصلہ کن ہے۔

پہلے اپیل کنندہ، جو ایک پبلک ٹرسٹ کے متولی تھے، نے مدعا علیہ کو دعوے کی جائیداد پر تجاوزات کی کارروائیوں سے روکنے کے حکم نامے کے لیے ایک نمائندہ مقدمہ دائر کیا، اس بنیاد پر کہ جائیداد ٹرسٹ کی تھی اور اسے مدھیہ پردیش پبلک ٹرسٹ ایکٹ 1951 کے تحت رجسٹرار آف پبلک ٹرسٹ کے ذریعے درج کیا گیا تھا۔مقدمے کو ٹرائل کورٹ اور اپیل پر بھی خارج کر دیا گیا۔

سپریم کورٹ میں اپنی اپیل میں اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ چونکہ مدعا علیہ نے مقررہ وقت کے اندر مقدمہ دائر کرنے کے حق سے فائدہ نہیں اٹھایا، اس لیے رجسٹرار کی طرف سے منظور کردہ حکم کو مدعا علیہ کے خلاف حتمی اور فیصلہ کن قرار دیا جانا چاہیے۔

منعقد: حقیقت یہ ہے کہ مقدمے میں موجود جائیداد کو ٹرسٹ سے تعلق رکھنے والی جائیدادوں کی فہرست میں شامل کیا گیا تھا، اس سے مدعا علیہ کے حق پر اثر نہیں پڑ سکتا۔(306 اے۔-بی)

جس تفتیش پر ایکٹ غور کرتا ہے وہ اس سوال کی تحقیقات ہے کہ آیا کوئی ٹرسٹ عوامی ہے یا نجی اور اس کے وسیع سوالات کو اس کے اندر نہیں لیتا ہے کہ آیا کوئی جائیداد کسی نجی فرد کی ہے اور یہ کسی بھی ٹرسٹ کا موضوع نہیں ہے۔صرف وہ افراد جن سے رجسٹرار کے سامنے کارروائی میں اپنے اعتراضات دائر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ عوامی ٹرسٹ میں دلچسپی رکھنے والے افراد ہیں نہ کہ وہ افراد جو ٹرسٹ کے وجود پر اختلاف کرتے

ہیں یا جو اس الزام کو چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی بھی جائیداد مذکورہ بالا کی ہے۔ جتنا کہ مدعا علیہ کارروائی میں فریق نہیں تھا اور کارروائی میں کوئی اعتراضات دائر نہیں کر سکتا تھا، مدعا علیہ ایکٹ کی دفعہ (5)4 کے تحت اپیل یا دفعہ (1)8 کے تحت مقدمہ دائر کرنے کا پابند نہیں تھا، جس میں رجسٹرار کے حکم کو چیلنج کیا گیا تھا۔ لہذا، رجسٹرار کے نتیجے کو دی گئی حتمی حیثیت سے مدعا علیہ کے خلاف اپیل کنندہ فائدہ نہیں اٹھا سکا۔ (304 G; 305 A-B, D-E)

دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1962 کی دیوانی اپیل نمبر 871۔

مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 13 اگست 1959 کے فیصلے اور فرمان سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، 1959 کی دوسری اپیل نمبر 294 میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس۔ پی۔ سنہا اور ایم۔ آئی۔ خواجہ۔

ایس۔ ٹی۔ دیسائی اور اے۔ جی۔ رتنا پارکھی، مدعا علیہ کی طرف سے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

گجیندر گڈکر، چیف جسٹس۔ یہ اپیل اپیل گزاروں کی طرف سے دائر مقدمے سے پیدا ہوتی ہے جو رہائشیوں کے نمائندے ہیں۔ خاص طور پر نیاپارا وارڈ اور عام طور پر رائے پور کی مسلم کمیونٹی، جس میں انہوں نے مدعا علیہ، رائے پور کی میونسپل کمیٹی کو ان کے حقوق اور ارس اور دیگر تقریبات کے انعقاد میں مسلم کمیونٹی کے حقوق پر تجاوزات کی کارروائیوں سے روکنے کے حکم نامے کا دعوی کیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رائے پور میں زمین کا ایک ٹکڑا ہے جسے "فضل کریم کا بڑا" خسرہ نمبر 649 کہا جاتا ہے جس کی پیمائش 4.62 ایکڑ ہے۔ اس باڑے کے اندر تین یا چار میونسپل اسکول ہیں۔ الیکٹرک پاور ہاؤس کا دفتر بھی زمین کے ایک کونے میں واقع ہے۔ اسکول کے پیچھے ایک پکا پلیٹ فارم ہے جسے "سید بابا کا مزار" کہا جاتا ہے۔ الیکٹرک پاور ہاؤس کے قریب، ایک بلند زمین کا پلیٹ فارم ہے جس پر ایک جھنڈا ہے۔ اس جھنڈے کو "مدر صاحب کا جھنڈا" کہا جاتا ہے۔ اس زمین کے ارد گرد ایک اینٹوں کی دیوار ہے جسے مدعا علیہ نے کئی سال پہلے بنایا تھا۔ شکایت کے مطابق پچھلے کئی سالوں سے ہر سال سید بابا کے مزار کے سامنے ارس تقریب منعقد کی جاتی ہے۔ 22 اکتوبر 1956 کو یا اس کے آس پاس مدعا علیہ کے ملازمین نے شکایت کے ساتھ منسلک نقشے پر دکھائے گئے مقامات اے، بی، سی اور ڈی پر بنیاد کھودنا شروع کر دیا۔ یہ کھدائی کی کارروائیاں مدعا علیہ کی ہدایت پر شروع کی گئیں، کیونکہ مدعا علیہ پلاٹ پر ایک اور اسکول کی عمارت تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اس کے بعد اپیل گزاروں نے مدعا علیہ کو اس بنیاد پر کھدائی کی کارروائیاں جاری رکھنے سے باز رہنے کا نوٹس جاری

کیا کہ جس جائیداد پر مذکورہ کارروائیاں کی جارہی تھیں، وہ وقف جائیداد کا حصہ تھی۔ جب مدعا علیہ نے مذکورہ نوٹس میں موجود مطالبے کی تعمیل نہیں کی تو موجودہ مقدمہ اپیل گزاروں نے 29 اکتوبر 1956 کو دائر کیا۔ یہ مقدمہ کوڈ آف سول پروسیجر کے آرڈر 1 قاعدہ 8 کے تحت دائر کیا گیا ہے۔

اپیل گزاروں کا معاملہ یہ ہے کہ دعویٰ میں زمین کا پلاٹ پرانا قبرستان تھا جسے "چوچوٹا کیا" کہا جاتا ہے، اور یہ ایک مستقل ناقابل تنسیخ وکف پراپرٹی ہے۔ اس پلاٹ پر سید بابا جیسے مشہور سنتوں اور مدر صاحب کے جھا کے مقبرے ہیں۔ پلاٹ کے ایک حصے پر، ہر سال ارس اور دیگر مذہبی تقریبات انجام دی جاتی ہیں۔ درحقیقت یہ زمین مدھیہ پردیش پبلک ٹرسٹ ایکٹ (نمبر 30 آف 1951) (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کے تحت ٹرسٹ پراپرٹی کے طور پر رجسٹرڈ کی گئی ہے۔ اس طرح، مدعا علیہ مذکورہ زمین پر کسی حق یا حق کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ یہ وہ بنیاد ہے جس پر اپیل گزاروں نے مدعا علیہ کے خلاف حکم امتناع کا دعویٰ کیا۔

مدعا علیہ نے اس دعوے سے اختلاف کیا۔ مدعا علیہ کی طرف سے دائر تحریری بیان میں اس بات پر زور دیا گیا کہ یہ زمین کبھی بھی وکف کی ملکیت نہیں تھی اور نہ ہی ہوسکتی ہے۔ زمین پر کوئی قبر نہیں تھی۔ صرف دو نام نہاد مقبرے ہیں، لیکن ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ارس بہت حالیہ اصل کا ہے اور اسے مدعا علیہ کے لائسنس کے ساتھ رکھنے کی اجازت ہے۔ اصل میں پلاٹ نجی افراد سے تعلق رکھتے تھے اور حکومت نے 1910-11 میں اراضی کے حصول کی کارروائی میں حاصل کیا تھا۔ مدعا علیہ نے 1922 میں حکومت سے مذکورہ زمین حاصل کی۔ 1932-33 میں، ڈپٹی کمشنر نے زمین کا کرایہ طے کیا جو تب سے مدعا علیہ کے ذریعے ادا کیا جارہا ہے۔ اس زمین پر مدعا علیہ نے کچھ اسکول تعمیر کیے ہیں، اور خالی پڑی زمین کے ایک حصے کو پڑوس کے لوگوں کو ٹریفک کے لیے استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ اس طرح مدعا علیہ کو اپنی زمین پر تعمیر کرنے کا مکمل حق حاصل ہے۔ اپیل گزاروں کے نمائندہ کردار کو مدعا علیہ نے متنازعہ قرار دیا تھا اور موجودہ مقدمہ دائر کرنے کے ان کے حق کو چیلنج کیا گیا تھا۔

ان استدعاوں پر، فاضل ٹرائل جج کے ذریعے کئی مسائل وضع کیے گئے۔ انہوں نے اپیل کنندگان کا لقب، مدعا علیہ کا لقب، اور اپیل کنندگان کے مقدمہ دائر کرنے کے حق کا احاطہ کیا۔ وہ مسئلہ جس سے ہم موجودہ اپیل میں متعلق ہیں جو ایکٹ کی متعلقہ دفعات اور اس کے اثر کے تحت رکھے گئے رجسٹر میں پلاٹ کے اندراج سے متعلق ہے۔ اپیل گزاروں کی دلیل یہ تھی کہ مذکورہ رجسٹریشن مدعا علیہ کے خلاف اور اپیل گزاروں کے دعوے کے حق میں فیصلہ کن تھی۔ اس دلیل کو ٹرائل جج نے مسترد کردیا، جس کے نتیجے میں اپیل گزاروں کا

مقدمہ خارج کر دیا گیا۔ دیگر مسائل پر فاضل ٹرائل جج کے ذریعے ریکارڈ کیے گئے نتائج کے ساتھ ہمیں پہلے سے بھیجی گئی اپیل میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

اس کے بعد معاملہ اپیل میں چلا گیا، اور اپیلٹ کورٹ نے ٹرائل کورٹ کے ریکارڈ کردہ نتائج کی تصدیق کی اور اپیل کو مسترد کر دیا۔ اپیل گزاروں نے مدھیہ پردیش کی ہائی کورٹ میں دوسری اپیل کو ترجیح دے کر مذکورہ اپیلٹ فرمان کی درستگی کو چیلنج کیا، لیکن دوسری اپیل بھی ناکام ہوگئی، اور اس نے اپیل گزاروں کو خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں لایا ہے۔ اس طرح، یہ دیکھا جائے گا کہ اپیل کنندگان نیچے دی گئی تمام عدالتوں میں اپنے دعوے کی خوبیوں پر ناکام رہے ہیں، اور ان کی طرف سے اٹھایا گیا تکنیکی نقطہ کہ ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت پلاٹ کی رجسٹریشن نے معاملہ ختم کر دیا ہے، بھی مسترد کر دیا گیا ہے۔ یہ آخری نقطہ ہے جس پر مسٹر سنہا نے اپیل گزاروں کی جانب سے ہمارے سامنے زور دیا ہے۔

تاہم، اس نکتے سے نمٹنے سے پہلے، یہ بتانا مناسب ہوگا کہ ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت رکھے گئے رجسٹر میں جائیداد کیسے درج کی گئی۔ ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ مسجد نیا پارہ، رائے پور کو 25 جون 1954 کو 1952-53 کے کیس نمبر 7 / 23-XXXIII میں پبلک ٹرسٹ کے طور پر رجسٹر میں درج کیا گیا تھا۔ اس ٹرسٹ کے سلسلے میں مذکورہ رجسٹر میں کچھ جائیدادیں درج کی گئی تھیں۔ 1956 میں، عبدالکریم متوالی مسجد نیا پارا رائے پور نے ذیلی ڈویژنل افسر رائے پور نے کے پاس درخواست دی الزام لگایا کہ جو جائیداد اب مقدمے میں ہے وہ بھی پبلک ٹرسٹ کی ہے اور اسے اس کی جائیدادوں میں شامل کیا جانا چاہیے۔ اس درخواست پر، جائیداد میں دلچسپی رکھنے والے افراد سے مطالبہ کرتے ہوئے عوامی نوٹس جاری کیا گیا تھا کہ وہ اس کی وجہ بتائیں کہ اسے وکف کی جائیدادوں میں کیوں شامل نہیں کیا جانا چاہیے۔ تاہم، کوئی اعتراض موصول نہیں ہوا؛ اور 23 اکتوبر 1956 کو، ذیلی ڈویژنل آفیسر نے اطلاع دی کہ ٹرسٹ کے خلاف پاپرٹی دکھائی جائے۔ مذکورہ رپورٹ کو رجسٹرار، پبلک ٹرسٹ نے 22 اپریل 1957 کو منظور کیا تھا۔ اس طرح جائیداد عوامی ٹرسٹ سے تعلق کے طور پر رجسٹرڈ ہوئی، اور اسی اندراج پر اپیل گزاروں کی پوری دلیل مبنی ہے۔

مسٹر سنہا کی طرف سے ہمارے سامنے اٹھائے گئے تنازعہ کی صداقت پر غور کرتے ہوئے، ایکٹ کی اسکیم اور ان مادی دفعات کا وسیع پیمانے پر جائزہ لینا ضروری ہے جن پر مسٹر سنہا انحصار کرتے ہیں۔ یہ ایکٹ 1951 میں ریاست مدھیہ پردیش میں عوامی مذہبی اور خیراتی ٹرسٹوں کے انتظامیہ کو بہتر بنانے کے لیے منظور کیا گیا تھا۔ ایکٹ کے دفعہ (4)2 میں "پبلک ٹرسٹ" کی وضاحت کی گئی ہے، اور دفعہ (8)2 میں

"وکف" کی وضاحت کی گئی ہے۔'ورکنگ ٹرسٹی کی تعریف دفعہ (9) 2 کے ذریعے کی گئی ہے۔ دفعہ (1) 3 میں کہا گیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر ہر پبلک ٹرسٹ کے سلسلے میں پبلک ٹرسٹ کا رجسٹرار ہوگا۔ دفعہ (2) 3 رجسٹرار پر عوامی ٹرسٹوں اور ایسی دیگر کتابوں اور رجسٹروں کے رجسٹر کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری عائد کرتا ہے اور اس طرح کی شکل میں جو مقرر کی جائے۔ دفعہ (1) 4 عوامی ٹرسٹوں کے اندراج سے متعلق ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ مذکورہ دفعہ کسی بھی علاقے میں نافذ ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر یا عوامی ٹرسٹ کی تشکیل کی تاریخ سے، جو بھی بعد میں ہو، ہر عوامی ٹرسٹ کا ورکنگ ٹرسٹی عوامی ٹرسٹ کے اندراج کے لیے دائرہ اختیار رکھنے والے رجسٹرار پر درخواست دے۔ دفعہ (3) 4 ان تفصیلات کو بیان کرتا ہے جو درخواست کے ذریعے بیان کی جانی چاہئیں جو دفعہ (1) 4 کے تحت کی جانی چاہئیں۔ یہ تمام تفصیلات ٹرسٹ کی نوعیت، اس کی جائیدادوں، ٹرسٹی کے عہدے کے جانشینی کے طریقے اور دیگر متعلقہ معاملات سے متعلق ہیں۔ دفعہ (4) 4 رجسٹرار کو درخواست کی خوبیوں کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیتی ہے، جبکہ دفعہ (5) 4 اس کے فیصلے کے خلاف اپیل فراہم کرتی ہے جسے حکم کے 30 دن کے اندر دائر کرنا ضروری ہے۔ مسٹر سنہا دفعہ (5) 4 میں موجود ایک مخصوص شق پر انحصار کرتے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ اس طرح کی اپیل میں فیصلے کے تابع، ذیلی دفعہ (4) کے تحت رجسٹرار کا حکم حتمی ہوگا، دفعہ (6) 4 میں دستخط کرنے اور تصدیق کے لیے کوڈ آف سول پروسیجر میں طے شدہ طریقے سے درخواست پر دستخط اور تصدیق کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہ ہمیں دفعہ 5 پر لے جاتا ہے جو دفعہ (1) 4 کے تحت رجسٹرار کی طرف سے اس کے سامنے کی گئی درخواست پر کی جانے والی انکوائری سے متعلق ہے۔ دفعہ (1) 5 کے تحت آٹھ نکات طے کیے گئے ہیں جن پر رجسٹرار کو غور کرنا ہے۔ دفعہ (2) 5 میں کہا گیا ہے کہ رجسٹرار ذیلی دفعہ (1) کے تحت کی جانے والی مجوزہ تحقیقات کا مقررہ طریقے سے عوامی نوٹس دے گا اور تحقیقات کے تحت پبلک ٹرسٹ میں دلچسپی رکھنے والے تمام افراد کو مدعو کرے گا کہ وہ اس طرح کے ٹرسٹ کے سلسلے میں اعتراضات، اگر کوئی ہوں، کو ترجیح دیں۔ دفعہ 6 کے تحت، رجسٹرار کو دفعہ (1) 5 کے ذریعے متعین کردہ نکتے پر اپنے نتائج اخذ کرنے ہوتے ہیں؛ اور دفعہ 7 کے تحت، رجسٹرار اپنے نتائج کے مطابق رجسٹر میں اندراجات کا سبب بنتا ہے۔ دفعہ (2) 7 فطری طور پر یہ بتاتا ہے کہ دفعہ (1) 7 کے تحت کی گئی اندراجات حتمی اور فیصلہ کن ہوں گی۔ دفعہ (1) 8 دفعہ (1) 7 کے تحت نوٹس کی اشاعت کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر اندر رجسٹرار کے نتائج کے خلاف دیوانی مقدمہ دائر کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ایسا مقدمہ ایک ورکنگ ٹرسٹی یا عوامی ٹرسٹ میں دلچسپی رکھنے والا شخص یا ٹرسٹ کی ملکیت پائی جانے والی کسی بھی جائیداد کے ذریعے دائر کیا جاسکتا ہے۔ دفعہ 9 رجسٹر میں درج اندراجات

میں تبدیلی کے لیے درخواستیں دینے کی اجازت دیتا ہے۔ یاد رہے کہ 1956 میں عبدالکریم کی جانب سے جو درخواست دی گئی تھی وہ دفعہ (1)9 کی دفعات کے تحت تھی۔ اگر اندراجات میں تبدیلی کے لیے درخواست دی جاتی ہے، مثال کے طور پر، ٹرسٹ سے تعلق رکھنے والی جائیدادوں کی فہرست میں شامل کرنے کے لیے، مذکورہ تبدیلی کرنے کے لیے کارروائی کی جانی چاہیے اور یہ دفعہ (2)9 کے ذریعے تجویز کی گئی ہے۔ دفعہ (3) 9 دفعہ 8 کی دفعات کو دفعہ 9 کے تحت کسی بھی نتیجے پر لاگو کرتا ہے کیونکہ وہ دفعہ 6 کے تحت کسی نتیجے پر لاگو ہوں گے۔ یہ دفعات ایکٹ کے باب دوم میں موجود ہیں۔ باب III ٹرسٹ پراپرٹی کے انتظام سے متعلق ہے۔ باب IV آڈٹ کے مسئلے کے ساتھ؛ باب V کنٹرول کے ساتھ V؛ اور باب VI میں متفرق دفعات شامل ہیں، جن میں دفعہ 35 بھی شامل ہے، جو ریاستی حکومت کو قاعدہ سازی کا اختیار دیتی ہے۔ یہ، وسیع پیمانے پر بیان کیا گیا ہے، ایکٹ کی اسکیم کی نوعیت اور موجودہ اپیل میں زیر غور آنے والی مادی دفعات ہیں۔

مسٹر سنہا اس حقیقت پر انحصار کرتے ہیں کہ ایکٹ کے دفعہ (5)4 کے تحت، رجسٹرار کا فیصلہ حتمی بنایا جاتا ہے، بشرطیکہ اپیلٹ کا فیصلہ، اگر کوئی ہو؛ اور وہ دفعہ 8 کے ایک مخصوص مقدمہ قائم کرنے کے حق کا بھی حوالہ دیتے ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جو جائیداد میں سود کا دعوی کرتا ہے جس پر ٹرسٹ پراپرٹی ہونے کا الزام ہے وہ رجسٹرار کو اپنے دعوے کے بارے میں مطمئن کرنے میں ناکام رہتا ہے تو وہ دفعہ (1)8 کے تحت مقدمہ دائر کر سکتا ہے۔ دفعہ (1)8 کسی مقدمے کو دائر کرنے کی اجازت دیتا ہے، جو اس کی طرف سے مقرر کردہ شرائط کے تابع ہے، اور اس طرح کا مقدمہ دائر کرنے کا حق ایک ورکنگ ٹرسٹی، یا کسی ایسے شخص کو دیا جاتا ہے جس کی عوامی ٹرسٹ میں دلچسپی ہو یا کسی ایسی جائیداد کو جو ٹرسٹ کی ملکیت پائی جاتی ہے۔ مدعا علیہ مقدمے میں موجود جائیداد میں دلچسپی رکھتا ہے جو ٹرسٹ پراپرٹی پائی جاتی ہے، اور چونکہ اس نے مقررہ وقت کے اندر مقدمہ دائر کرنے کے حق سے فائدہ نہیں اٹھایا، اس لیے رجسٹرار کی طرف سے منظور کردہ حکم کو اس کے دعوے کے خلاف حتمی اور فیصلہ کن قرار دیا جانا چاہیے۔ اگر دفعہ (1)8 کے معنی میں چھ ماہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی حتمی حیثیت اس طرح کے حکم سے منسلک نہیں ہوتی ہے، تو دفعہ (5)4 میں موجود شق کسی بھی مقصد کی تکمیل نہیں کرے گی۔ یہی وہ طریقہ ہے جس میں مسٹر سنہا نے اپنا مقدمہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔

ہم اس دلیل سے متاثر نہیں ہیں۔ اس دلیل کی صداقت کی جانچ کرتے ہوئے، ہمیں اس اہم حقیقت کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ ایکٹ کا تعلق ریاست مدھیہ پردیش میں عوامی، مذہبی اور خیراتی ٹرسٹوں کے اندراج سے ہے، اور جس تفتیش پر اس کی متعلقہ دفعات غور کرتی ہیں وہ اس سوال کی تحقیقات ہے کہ آیا زیر بحث ٹرسٹ سرکاری ہے یا نجی۔ مذکورہ دفعات کے ذریعہ اجازت دی گئی انکوائری اس کے وسیع سوالات کے

اندر نہیں آتی ہے کہ آیا جائیداد کسی نجی فرد کی ہے اور یہ کسی بھی ٹرسٹ کا موضوع نہیں ہے۔ اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ رجسٹرار، جسے بلا شبہ، ایکٹ کی دفعہ 28 کے تحت دیوانی عدالت کے اختیارات دیے گئے ہیں، ایک قسم کی سمری تفتیش کرتا ہے اور جو نکات اس کے دائرہ اختیار میں آسکتے ہیں، وہ دفعہ (3) 4 کی شق (i) سے (x) کے ذریعے بتائے جاتے ہیں۔ لہذا، پہلی نظر میں، یہ تجویز کرنا غیر معقول معلوم ہوتا ہے کہ حق کے متنازعہ سوالات، جیسے کہ موجودہ معاملے میں پیدا ہونے والے سوالات، کو اس انکوائری کے تحت کہا جاسکتا ہے جسے رجسٹرار ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت منعقد کرنے کا مجاز ہے۔

اس کے علاوہ، یہ اہم ہے کہ صرف وہی افراد جن سے درج ذیل درخواست موصول ہونے پر رجسٹرار کی طرف سے جاری کردہ نوٹس کے جواب میں اپنے اعتراضات درج کرنے کی ضرورت ہے۔ دفعہ (1) 4 وہ افراد ہیں جو عوامی ٹرسٹ میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ افراد نہیں جو ٹرسٹ کے وجود پر اختلاف کرتے ہیں یا جو اس الزام کو چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی جائیداد مذکورہ ٹرسٹ سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ صرف عوامی ٹرسٹ میں دلچسپی رکھنے والے افراد ہیں، جیسے مستفیدین یا دیگر جو ٹرسٹ کے انتظام کے حق کا دعوی کرتے ہیں، جو اعتراضات دائر کرسکتے ہیں، اور یہ اس محدود طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد کی طرف سے اس کردار کی کارروائی کے اعتراضات ہیں جن پر رجسٹرار غور کرتا ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مدعا علیہ اس طبقے میں آتا ہے؛ اور اس لیے یہ دعوی کرنا بے کار ہوگا کہ دفعہ (2) 3 کے تحت اعتراضات دائر کرنا مدعا علیہ کا فرض تھا۔

یہ سچ ہے، دفعہ (1) 8 عوامی ٹرسٹ یا ٹرسٹ کی جائیداد کے طور پر پائی جانے والی کسی بھی جائیداد میں دلچسپی رکھنے والے شخص کے ذریعے مقدمہ دائر کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ اس دفعہ میں جس سود کا حوالہ دیا گیا ہے اسے دفعہ (2) 5 کی روشنی میں پڑھا جانا چاہیے تاکہ کسی مستفید کا مفاد یا کسی ایسے شخص کا مفاد ہو جو ٹرسٹ کو برقرار رکھنے کے حق یا اسی طرح کے کسی دوسرے مفاد کا دعوی کرتا ہے۔ یہ وہ مفاد نہیں ہے جو کسی فریق کے قائم کردہ ٹرسٹ کے خلاف ہو جو ٹرسٹ کے ساتھ کسی بھی تعلق کا دعوی نہیں کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ جس حتمی حیثیت پر مسٹر سنہا کی دلیل مبنی ہے وہ مدعا علیہ کے خلاف اس کا فائدہ نہیں اٹھا سکتی کیونکہ مدعا علیہ کارروائی میں فریق نہیں تھا اور مذکورہ کارروائی میں کوئی اعتراض درج نہیں کرسکتا تھا۔

پھر، مقدمہ دائر کرنے کا حق جس کا حوالہ دفعہ (1) 8 میں دیا گیا ہے، ان افراد کو دیا جاتا ہے جو رجسٹرار کے کسی بھی نتیجے سے ناراض ہیں۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ رجسٹرار کے سامنے کارروائی دیوانی عدالت کے سامنے کارروائی کی نوعیت کی ہے، یہ کہنا غیر منطقی ہوگا کہ مدعا علیہ جو کارروائی میں فریق نہیں تھا اسے رجسٹرار کے نتائج سے ناراض کہا جاسکتا ہے۔ کسی بھی حکم سے متاثر ہونے والے شخص کا عام عدالتی تصور

لازمی طور پر یہ پیش کرتا ہے کہ مذکورہ شخص کو اس کارروائی کا فریق ہونا چاہیے جس میں حکم منظور کیا گیا تھا اور جس سے وہ ناراض محسوس کرتا ہے۔ اس بات پر زور دینا غیر ضروری ہے کہ یہ فرض کرنا واضح طور پر غیر معقول ہوگا کہ اگرچہ کوئی شخص کارروائی میں فریق نہیں ہے اور اعتراضات دائر کر کے ان میں حصہ نہیں لے سکتا ہے، پھر بھی وہ دفعہ 8(1) کے ذریعہ مقرر کردہ مدت میں مقدمہ دائر کرنے کا پابند ہوگا اگر وہ جائیداد جس میں وہ خصوصی حق کا دعوی کرتا ہے وہ رجسٹرار کے پاس عوامی ٹرسٹ سے تعلق رکھتی ہے۔

اسی طرح، دفعہ 4(5) کے ذریعہ مقرر کردہ رجسٹرار کے حکم کے خلاف اپیل کو ترجیح دینے کا حق لازمی طور پر اس بات کا اشارہ کرتا ہے کہ وہ شخص رجسٹرار کے سامنے کارروائی میں فریق ہونا چاہیے؛ بصورت دیگر اسے حکم کے بارے میں کیسے پتہ چلے گا؟ دفعہ 8(1) کی طرح، دفعہ 4(5) بھی اس کے عمل میں ان افراد تک محدود معلوم ہوتی ہے جو رجسٹرار کے سامنے ہیں، یا جو دفعہ 5(2) کے تحت رجسٹرار کے سامنے پیش ہو سکتے تھے۔ پوری اسکیم واضح ہے، رجسٹرار اس سوال کی چھان بین کرتا ہے کہ آیا کوئی ٹرسٹ نجی ہے یا عوامی، اور دفعہ 4(3) کے ذریعہ خاص طور پر بیان کردہ نکات سے نمٹتا ہے۔ لہذا، ہمیں یہ مؤقف اختیار کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ نیچے دی گئی عدالتیں اس نتیجے پر پہنچنے میں درست تھیں کہ یہ حقیقت کہ جو جائیداد اب مقدمے میں ہے اسے وکف سے تعلق رکھنے والی جائیدادوں کی فہرست میں شامل کیا گیا تھا، اس سے مدعا علیہ کے حق پر اثر نہیں پڑ سکتا۔ اہلیت کی بنیاد پر، نیچے دی گئی تمام عدالتوں نے اپیل گزاروں کے مقدمے کو مسترد کر دیا ہے اور مدعا علیہ کی طرف سے دفاع میں اٹھائی گئی درخواستوں کو برقرار رکھا ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔



Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document